باب 3

اوّلین شہروں میں

4620CH03

پرانی عمارت کا تحفظ

جسپال اور ہرپریت اپنے گھر کے پاس والی گلی میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ اس کھنڈر نما شکستہ حال عمارت کی تعریف کر رہے ہیں جسے عموماً گلی کے بچے آسیب زدہ مکان کہا کرتے تھے۔

ایک آدمی نے کہا ''اس کی تعمیری خصوصیات پر غور کرو۔''

''کیا آپ نے لکڑی پر اتنی حسین نقاشی دیکھی ہے؟'' ایک خاتون نے کہا۔

''ہمیں وزیر صاحب کو خط لکھ کر کہنا چاہیے کہ اس خوبصورت مکان کو محفوظ رکھنے کے لیے وہ اس مکان کی مرمت کا انتظام کریں۔''

یہ گفتگو کر کے جسپال اور ہرپریت سوچنے لگے کہ آخر اس پرانے شکستہ حال گھر سے لوگوں کو اتنی دلچسپی کیوں کر ہوسکتی ہے۔

ہڑپا کی کہانی

اکثر پرانی عمارتیں اپنی داستان بتاتی ہیں۔ تقریباً 150 سال قبل جب پنجاب میں پہلی مرتبہ ریلوے لائنیں بچھائی جارہی تھیں تو اس کام پر تعینات انجینئروں کو اچانک ہڑپا آثار قدیمہ کی دریافت ہوگئی جو اب پاکستان میں ہے۔ انھوں نے سوچا کہ یہ ایک ایسا کھنڈر ہے جہاں سے اچھی اینٹیں دستیاب ہوسکیں گی۔ یہ سوچ کر وہ پرانی عمارتوں کی دیواروں سے ہزاروں اینٹیں اکھاڑ کر لے گئے جس پر انھوں نے ریلوے لائنیں بچھائی تھیں، جس کے نتیجے میں بہت سی عمارتیں پوری طرح تباہ ہوگئیں۔

اس کے بعد تقریباً 80 سال قبل ماہرین آثار قدیمہ نے اس مقام کو تلاش کیا اور تب یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ کھنڈر برصغیر کے سب سے قدیم شہروں میں سے ایک ہیں۔ چونکہ اس شہر کی دریافت سب سے پہلے ہوئی تھی اس وجہ سے بعد میں ملنے والے اس طرح کے سبھی جائے آثار قدیمہ میں جو عمارتیں اور چیزیں دستیاب ہوئیں انھیں ہڑپا تہذیب کی عمارتیں کہا جاتا ہے۔ ان شہروں کی تعمیر تقریباً 4700 برس قبل ہوئی تھی۔

اکثر پرانی عمارتوں کو توڑ کر ان کی جگہ نئی عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں۔ کیا تم محسوس کرتے ہو کہ پرانی عمارتوں کو محفوظ رکھنا چاہیے؟

ان شہروں کی خاصیت کیا تھی؟

یہ شہر موجودہ پاکستان کے پنجاب اور سندھ صوبوں، ہندوستان کی گجرات، راجستھان، ہریانہ اور پنجاب ریاستوں میں دریافت ہوئے ہیں۔ ان سبھی مقامات سے ماہرین آثار قدیمہ کو انوکھی چیزیں ملی ہیں جیسے مٹی کے لال برتن جن پر کالے رنگ کی تصاویر بنی تھیں، پتھر کے بانٹ، مہریں، منکے، تانبے کے اوزار اور پتھر کے لمبے بلیڈ وغیرہ۔

ان شہروں میں سے بہت سے شہروں کو دو یا دو سے زیادہ حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ عموماً مغربی (West) حصّہ چھوٹا تھا لیکن اونچی سطح پر واقع تھا اور مشرقی حصہ بڑا تھا لیکن نچلی سطح پر واقع تھا۔ اوپر والے حصّے کو ماہرین نے قلعہ (Citadel) سے موسوم کیا ہے اور نچلے حصے کو نچلے شہر سے موسوم کیا ہے۔ عام طور پر دونوں حصّوں کی چار دیواری پکّی اینٹوں سے بنائی جاتی تھی اس کی اینٹیں اتنی اچھی ہوتی تھیں کہ ہزاروں سال بعد آج تک ان کی دیواریں برقرار ہیں۔ دیواریں بنانے کے لیے اینٹوں کی چنائی اس طرح آپس میں جوڑ کر کرتے تھے کہ دیواریں خوب مضبوط رہیں۔

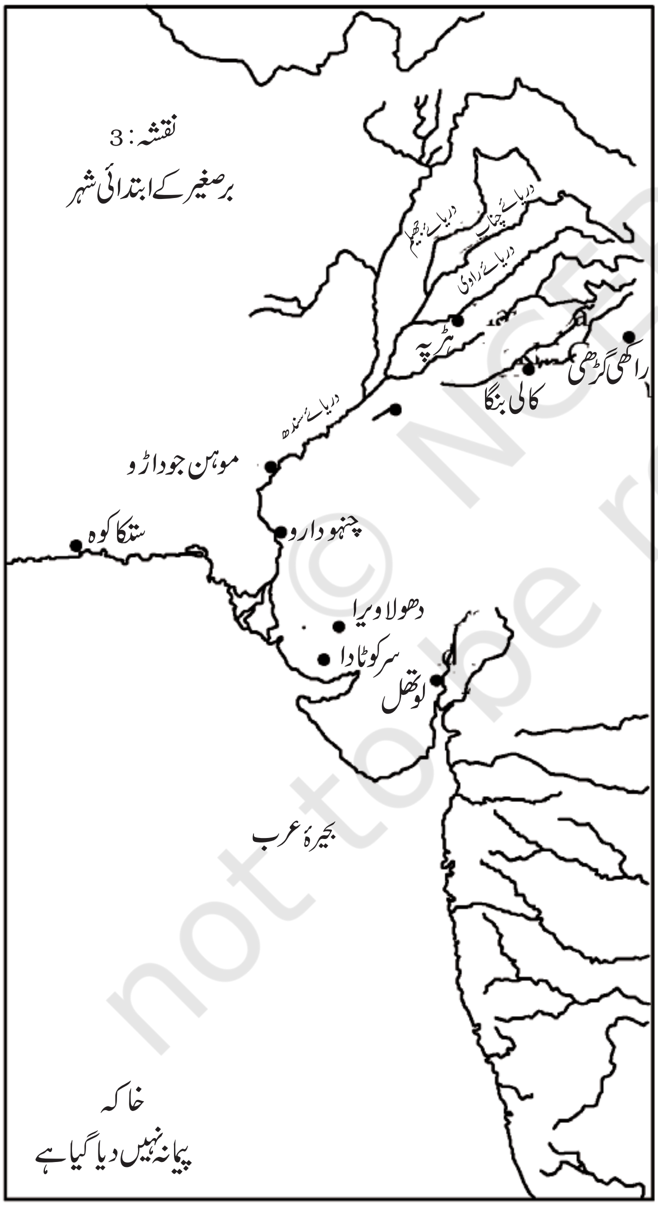

کچھ شہروں کے قلعہ میں کچھ خاص عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں مثلاً موہن جوداڑو میں ایک مخصوص تالاب بنایا گیا تھا جسے ماہرین آثار قدیمہ نے ''بڑا غسل خانہ'' کہا ہے۔ اس کی بناوٹ تیراکی کے تالاب کے مشابہ ہے اور اس کی تعمیر میں اینٹ اور پلاسٹر کا استعمال کیا گیا تھا۔ اس میں پانی کے رساؤ کو روکنے کے لیے پلاسٹر کے اوپر قدرتی تارکول کی پرت چڑھائی گئی تھی۔ اس تالاب میں دو طرف سے اترنے کے لیے سیڑھیاں بنائی گئی تھیں اور چاروں طرف کمرے تعمیر کیے گئے تھے۔ اس میں بھرنے کے لیے پانی کنوئیں سے نکالا جاتا تھا۔ غالباً یہاں خاص لوگ خاص موقعوں پر غسل کیا کرتے تھے۔

کالی بنگا اور لوتھل جیسے دیگر شہروں میں ہون کنڈ (آتش دان) ملے ہیں جہاں غالباً بلی چڑھائی جاتی ہوگی۔ ہڑپا، موہن جوداڑو اور لوتھل جیسے کچھ شہروں میں بڑے بڑے گودام ملے ہیں۔

مکانات، نالے اور سڑکیں

ان شہروں کے گھر عموماً ایک یا دو منزلہ ہوتے تھے۔ گھر کے صحن کے چاروں طرف کمرے بنائے جاتے تھے۔ زیادہ تر

© NCERT not to be republished

بڑا حمّام

گھروں میں علاحدہ غسل خانہ ہوا کرتا تھا اور کچھ گھروں میں پانی مہیا کرنے کے لیے کنوئیں بھی ہوتے تھے۔

کئی شہروں میں ڈھکی ہوئی نالیاں بھی تھیں۔ انھیں بڑی ہوشیاری سے سیدھی لائن میں بنایا جاتا تھا۔ ہر نالی میں ہلکی سی ڈھلان ہوتی تھی تا کہ پانی آسانی سے بہہ سکے۔ اکثر گھروں کی نالیوں کو سڑکوں کی نالیوں سے جوڑ دیا جاتا تھا جو بعد میں بڑے نالوں میں مل جاتی تھیں۔ نالوں کے ڈھکے ہونے کی وجہ سے ان میں جگہ جگہ مین ہول بنائے گئے تھے، جن کے ذریعہ ان کی دیکھ بھال اور صفائی کی جا سکے۔ گھر، نالوں اور سڑکوں کی تعمیر منصوبہ بندی کے مطابق بہ یک وقت کی جاتی تھی۔

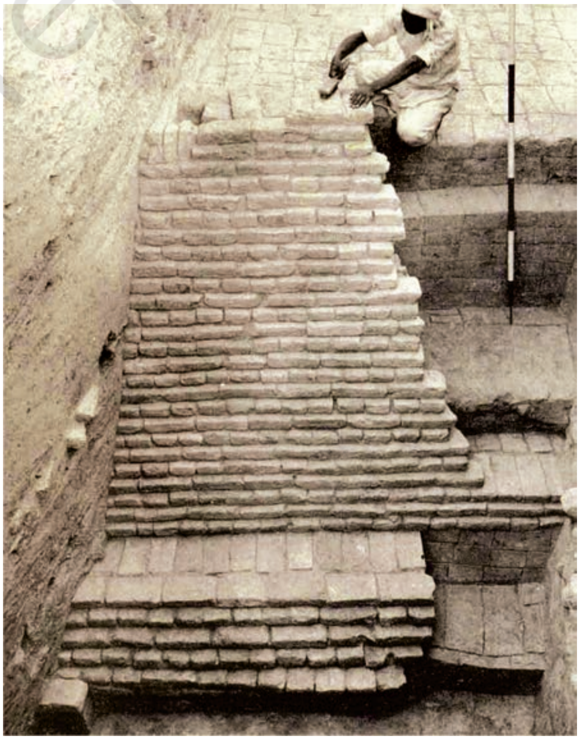

ہڑپّا شہروں میں دیواروں کو بنانے کے لیے اینٹوں کو کس طرح جوڑا گیا تھا۔

یہاں پر بیان کیے گئے گھروں اور پچھلے باب 3 میں بیان کیے گئے گھروں میں تمھیں کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟ کوئی دو فرق بتاؤ۔

شہری زندگی

ہڑپا کے شہروں میں بڑی گہما گہمی رہتی ہوگی۔ یہاں پر ایسے لوگ رہتے ہوں گے جنہوں نے شہر کی مخصوص عمارتوں کی منصوبہ بندی کی ہوگی۔ یہ غالباً یہاں کے حکمراں تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حکمراں لوگوں کو بھیج کر دور دراز سے دھاتیں، قیمتی پتھر اور دیگر

© NCERT not to be republished

ضروریات کی اشیا منگواتے تھے۔ شاید حکمراں لوگ خوبصورت منکوں اور سونے چاندی سے بنے خوبصورت زیورات جیسی قیمتی چیزوں کو اپنے پاس رکھتے ہوں گے۔ ان شہروں میں محرر بھی ہوتے ہوں گے جو مہروں پر تو کندہ کاری کرتے ہی تھے غالباً اور چیزوں پر بھی لکھتے ہوں گے جو باقی نہیں رہ پائیں۔

اس کے علاوہ شہروں میں دست کار عورتیں اور مرد بھی رہتے تھے جو اپنے گھروں یا کسی کارخانہ میں طرح طرح کی چیزیں بناتے ہوں گے۔ لوگ طویل سفر بھی کیا کرتے تھے اور وہاں سے کارآمد چیزیں لایا کرتے تھے اور ساتھ میں لاتے تھے دور دراز ملکوں کے قصّے کہانیاں۔ مٹی سے بنے کئی کھلونے بھی پائے گئے ہیں جن سے بچے کھیلتے ہوں گے۔

شہر میں رہنے والے لوگوں کی ایک فہرست بناؤ۔

کیا ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو مہر گڑھ جیسے گاؤں میں رہتے تھے؟

سب سے اوپر: موہن جوداڑو کی ایک سڑک اور اس میں بنی نالی۔

اوپر: ایک کنواں

شہر میں نئی دستکاری

آؤ اب کچھ ایسی اشیا کا مطالعہ کریں جو ہڑپا کے شہروں سے حاصل ہوئی ہیں۔

ماہرین آثار قدیمہ کو جو چیزیں وہاں موصول ہوئی ہیں ان میں زیادہ تر پتھر، شنکھ، تانبے، کانسے، سونے اور چاندی جیسی دھاتوں سے بنائی گئی تھیں۔ تانبے اور کانسے سے اوزار، ہتھیار، زیور اور برتن بنائے جاتے تھے۔ سونے اور چاندی سے برتن اور زیور بنائے جاتے تھے۔

یہاں جو چیزیں دستیاب ہوئی ہیں ان میں سب سے زیادہ پرکشش چیزیں منکے، باٹ اور دھار دار اوزار شامل ہیں۔

بائیں جانب: ہڑپا کی ایک مُہر، اس مہر کے اوپر کے نشان ایک خاص رسم الخط میں ہیں۔ برّصغیر میں پائے گئے رسم الخط کا یہ قدیم ترین نمونہ ہے۔ ماہرین نے اسے پڑھنے کی کوشش کی ہے لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ اس کے معنی کیا ہیں۔

دائیں جانب: پکّی مٹی کے کھلونے

© NCERT not to be republished

ہڑپا تہذیب کے لوگ پتھر کی مہریں بناتے تھے۔ ان مستطیل نما مہروں پر عموماً جانوروں کی تصویریں (صفحہ 27 پر دیکھیں) کندہ ہوتی تھیں۔ ہڑپا تہذیب کے لوگ کالے رنگ سے ڈیزائن کیے ہوئے لال مٹی کے برتن بناتے تھے (دیکھیے صفحہ 6)۔

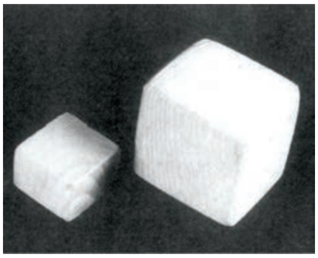

اوپر: پتھر کے بانٹ
دیکھو کتنی ہوشیاری اور مناسب طریقے سے ان بانٹوں کی تخلیق کی گئی ہے۔ انھیں چرٹ پتھر سے بنایا گیا تھا۔ انھیں غالباً بیش قیمت پتھر اور دھاتوں کو تولنے کے لیے بنایا گیا ہوگا۔

بائیں جانب: منکے ان میں سے کئی کارنیلین پتھر (ایک خوبصورت لال پتھر) سے تراش کر بنائے گئے تھے۔ ان کے بیچ میں سوراخ کیے گئے تھے تاکہ دھاگہ ڈال کر مالا بنائی جاسکے۔

دائیں جانب پتھر کے دھاردار بلیڈ۔

باب 3 میں تم نے جن گاؤں کے متعلق پڑھا کیا وہاں بھی دھاتوں کا استعمال ہوتا تھا؟ کیا وہ پتھر کے بانٹ بناتے تھے؟

نیچے بائیں:
کشیدہ کاری کیے گئے لباس، کسی اہم شخص کا پتھر سے بنا مجسمہ جو موہن جوداڑو سے دستیاب ہوئی تھی، اس میں اسے کشیدہ کاری کیا ہوا لباس پہنے دکھایا گیا ہے۔

غالباً 7000 سال قبل مہر گڑھ علاقے میں کپاس کی کاشت ہوتی تھی۔ موہن جوداڑو سے کپڑے کے ٹکڑوں کے باقیات، چاندی کے ایک پھول دان کے ڈھکن اور کچھ اور تانبے کی اشیا سے چپکے ہوئے ملے ہیں۔ پکّی مٹی اور فینس (Faience) سے بنی تکلیاں (Spindle) سوت کی کتائی کی نشان دہی کرتی ہیں۔

ان میں سے زیادہ تر اشیا کی تخلیق غالباً ماہرین نے کی تھی۔ ماہر اسے کہتے ہیں جو کسی خاص چیز کو بنانے کے لیے مخصوص تربیت حاصل کر لیتا ہے۔ مثلاً پتھر تراشنا، منکے چمکانا یا پھر مہروں پر نقاشی کرنا وغیرہ۔ مجسمے کا چہرہ کتنا پر کشش بنایا گیا ہے اور اس کی داڑھی کتنی اچھی طرح دکھائی گئی ہے۔ یہ کسی ماہر مجسمہ ساز کا ہی کمال ہوسکتا ہے۔

ہر انسان ماہر نہیں ہوسکتا تھا۔ ہمیں یہ علم نہیں کہ کیا محض مرد ہی ان کاموں میں مہارت حاصل کرتے تھے یا پھر صرف عورتیں ہی۔ غالباً کچھ مرد اور کچھ عورتیں دونوں ہی اس کام میں ماہر تھے۔

© NCERT not to be republished

فینس

پتھر اور شیل قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں۔ لیکن فینس کو مصنوعی (Artificially) تیار کیا جاتا ہے۔ ریت اور پتھروں کے سفوف کو گوند میں ملا کر چیزیں بنائی جاتی تھیں۔ اس کے بعد ان چیزوں پر ایک چکنی پرت چڑھائی جاتی تھی جس کے نتیجے میں ایک چمکدار خوشنما سطح بن جاتی تھی جو عموماً گہرے نیلے یا ہلکے سمندری ہرے رنگ کی ہوتی تھی۔

فینس سے منکے، بڑے موتی، چوڑیاں، بالے اور چھوٹے برتن بنائے جاتے تھے۔

خام مال کی تلاش میں

خام مال ان چیزوں کو کہتے ہیں جو یا تو قدرتی طور پر دستیاب ہوتی ہیں یا پھر کسان اور مویشی پالنے والے ان کی پیداوار کرتے ہیں۔ مثلاً لکڑی یا کچ دھاتیں قدرتی طور پر موجود دستیاب خام مال ہیں۔ ان سے پھر کئی طرح کی چیزوں کی تشکیل کی جاتی ہے مثلاً کسان کے ذریعے پیدا کی گئی کپاس کو خام مال کہتے ہیں جس سے بعد میں کتائی، بنائی کر کے کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ ہڑپا میں لوگوں کو کئی اشیا تو وہیں دستیاب ہو جاتی تھیں لیکن تانبہ، لوہا، چاندی اور بیش قیمت پتھروں جیسی اشیا کو وہ دور دور سے درآمد کرتے تھے۔

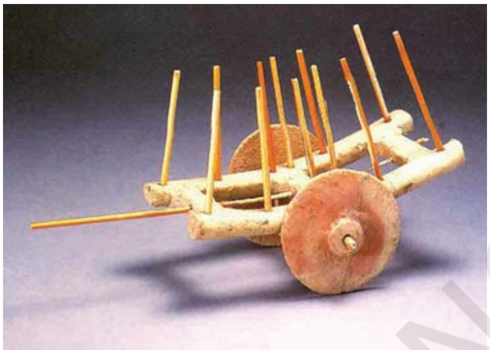

ہڑپا کے لوگ تانبے کی درآمد غالباً موجودہ دور کے راجستھان سے کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مغربی ایشائی ملک عمان سے بھی تانبے کی درآمد کی جاتی تھی۔ کانسہ بنانے کے لیے تانبے کے ساتھ ملائی جانے والی دھات ٹِن کی درآمد موجودہ ایران اور افغانستان سے کی جاتی تھی۔ سونے کی درآمد موجودہ کرناٹک اور قیمتی پتھروں کی درآمد گجرات، ایران اور افغانستان سے کی جاتی تھی۔

چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کیسے لے جایا جاتا تھا؟

ان چیزوں کو دیکھو۔

ایک کھلونا ہے اور دوسری ایک مُہر

کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہڑپا کے لوگ آمدورفت کے لیے کن ذرائع کا استعمال کیا کرتے تھے؟

گذشتہ ابواب میں کیا تمھیں پہیئے والی گاڑیوں کے بارے میں معلومات فراھم کی گئی تھی۔

شہروں میں رہنے والوں کی غذا

لوگ شہروں کے علاوہ گاؤں میں بھی سکونت اختیار کرتے تھے۔ وہ اناج کی کاشت کرتے تھے اور مویشی پالتے تھے۔ کسان اور چرواہے ہی شہروں میں مقیم حکمرانوں، محرروں اور

© NCERT not to be republished

دست کاروں کو اشیائے خوردنی مہیا کرتے تھے۔ پودوں کے باقیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڑپا کے لوگ گیہوں، جو، دالیں، مٹر، دھان، تل اور سرسوں کی کاشت کرتے تھے۔

زمین کی جتائی کرنے کے لیے ہل کا استعمال ایک نئی بات تھی۔ ہڑپا عہد کے ہل تو نہیں بچ پائے ہیں کیونکہ وہ غالباً لکڑی سے بنائے جاتے تھے لیکن ہل کی شکل وصورت کے کھلونے دستیاب ہوئے ہیں۔ اس علاقے میں بارش کم ہوتی ہے چنانچہ لوگوں نے آبپاشی کے کچھ طریقے ایجاد کیے ہوں گے۔ غالباً پانی کو جمع کیا جاتا ہوگا اور حسب ضرورت اس سے فصلوں کی آب پاشی کی جاتی ہوگی۔

بچوں کا کھلونا-ہل: آج کل ہل چلانے والے کسان عام طور سے مرد ہوتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ کیا ہڑپا میں بھی یہی رواج تھا۔

ہڑپا کے لوگ گائے، بھینس، بھیڑ اور بکریاں پالتے تھے۔ بستیوں کے گردونواح میں تالاب اور چراگاہ ہوتے تھے۔ لیکن خشک موسم میں مویشیوں کے جھنڈ کو چارہ پانی کی تلاش میں دور دور تک لے جایا جاتا تھا۔ وہ بیر جیسے پھلوں کو جمع کرتے تھے، مچھلیاں پکڑتے تھے اور ہرن جیسے جانوروں کا شکار بھی کرتے تھے۔

گجرات میں ہڑپا عہد کے شہر کا قریبی مشاہدہ

کچھ کے علاقے میں کھدیر بیت کے کنارے دھولا ویرا شہر آباد تھا، وہاں صاف پانی میسّر تھا اور زمین زرخیز تھی۔ جہاں ہڑپا تہذیب کے شہر دو حصوں میں منقسم تھے تو دھولا ویرا شہر کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے ہر حصّے کے اطراف پتھر کی اونچی اونچی دیواریں بنائی گئی تھیں۔ اس کے اندر جانے کے لیے بڑے بڑے داخلی دروازے ہوا کرتے تھے۔

یہ بڑا تالاب لوتھل کی بندرگاہ رہا ہوگا، جہاں سمندر کے راستے آنے والی کشتیاں قیام کرتی تھیں۔ غالباً یہاں پر مال چڑھایا اتارا جاتا ہوگا۔

© NCERT not to be republished

اس شہر میں ایک وسیع میدان بھی تھا جہاں اجتماعی تقریبات منعقد ہوا کرتی تھیں۔ وہاں کچھ آثار و باقیات میں ہڑپا رسم الخط کے کچھ بڑے حروف کو پتھر پر کندہ پایا گیا ہے۔ ان تحریروں کو غالباً لکڑی میں جڑا گیا تھا۔ یہ ایک غیر معمولی آثار ہے کیونکہ عموماً ہڑپا کی تحریریں مُہر جیسی چھوٹی اشیا پر ہی پائی جاتی ہیں۔

گجرات کی کھمبات کی خلیج میں ملنے والی سابرمتی کی معاون ندی کے ساحل پر لوتھل شہر بسا تھا جہاں قیمتی پتھر جیسا خام مال آسانی سے دستیاب ہو جاتا تھا۔ یہ پتھروں، سیپیوں اور دھاتوں سے تیار کی گئی اشیا کا ایک اہم مرکز تھا۔ اس شہر میں ایک گودام بھی تھا۔ اس گودام سے کئی مُہریں اور مہر بندی (گیلی مٹی پر دبانے سے بنی ان کی شبیہہ) حاصل ہوئی ہیں۔

یہاں پر ایک عمارت ملی ہے جہاں ممکن ہے منکے (Beads) بنانے کا کام ہوتا تھا۔ پتھر کے ٹکڑے، ادھ بنے منکے، منکے بنانے والے اوزار اور تیار شدہ منکے بھی یہاں سے حاصل ہوئے ہیں۔

مُہر اور مُہر بندی

غالباً مُہروں کا استعمال سامان سے بھرے ان ڈبّوں یا تھیلوں کی نشان دہی کرنے کے لیے کیا جاتا ہوگا جنہیں ایک مقام سے دوسرے مقام تک بھیجا جاتا تھا۔ تھیلے کو بند کرنے کے بعد ان کے دہانوں پر گیلی مٹی پوت کر ان پر مہر لگائی جاتی تھی۔ مہر کی چھاپ کو مہر بندی کہتے ہیں۔

اگر یہ چھاپ ٹوٹی ہوئی نہیں ہوتی تھی تو یہ ثابت ہو جاتا تھا کہ سامان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی ہے۔

آج بھی مُہر کا استعمال ہوتا ہے۔ معلوم کرو کہ مہر کا استعمال کس لیے کیا جاتا ہے۔

ہڑپا تہذیب کے زوال کا راز

تقریباً 3900 سال قبل ہمیں بڑے پیمانے پر تبدیلی رونما ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ اچانک لوگوں نے ان شہروں کو ترک کر دیا، تحریر، مہروں اور باٹوں کا استعمال متروک ہو گیا۔ دور دراز کے علاقوں سے خام اشیا کی درآمد کافی کم ہو گئی۔ موہن جوداڑو میں سڑکوں پر کوڑے کرکٹ کے انبار لگ گئے۔ پانی کی نکاس کے ذرائع برباد ہو گئے اور سڑکوں پر ہی جھونپڑیاں اور گھر بنائے جانے لگے۔

یہ سب کیوں ہوا؟ کچھ معلوم نہیں۔ کچھ دانشوروں کا کہنا ہے کہ ندیاں خشک ہو گئی تھیں۔ کچھ کا کہنا ہے کہ جنگلوں کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اینٹوں کو پختہ کرنے

© NCERT not to be republished

کے لیے ایندھن کی ضرورت ہوتی تھی اس کے علاوہ مویشیوں کی وجہ سے چراگاہیں اور بڑے بڑے میدان گھاس سے خالی ہو گئے ہوں گے۔ کچھ علاقوں میں سیلاب آ گیا۔ لیکن ان وجوہات کے امکان سے بھی یہ واضح نہیں ہو پاتا کہ تمام شہروں کا خاتمہ کیوں کر ہو گیا۔ کیونکہ سیلاب اور ندیوں کے خشک ہو جانے کا اثر کچھ ہی علاقوں میں ہوا ہوگا۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکمرانوں کا کنٹرول ختم ہو گیا۔ بہر حال جو بھی ہوا ہو تبدیلی کا اثر بہت نمایاں طور پر واضح ہے۔ موجودہ پاکستان کے سندھ اور پنجاب کے علاقوں کی بستیاں ویران ہو گئی تھیں، کئی لوگ مشرق اور جنوب کے علاقوں میں نئی اور چھوٹی بستیوں میں جا کر رہنے لگے۔

اس کے تقریباً 1400 سال بعد نئے شہروں کا ارتقا ہوا۔ ان کے بارے میں تم باب 5 اور 8 میں پڑھو گے۔

کہیں اور

اپنے ایٹلس میں مصر تلاش کرو۔ دریائے نیل کے ساحلی علاقے کو چھوڑ کر مصر کا بیشتر حصّہ ریگستان ہے۔

تقریباً 5000 سال قبل مصر میں حکومت کرنے والے بادشاہوں نے سونا، چاندی، ہاتھی دانت، لکڑی اور ہیرے جواہرات لانے کے لیے اپنی فوجیں دور دراز تک بھیجیں۔ انہوں نے بڑے بڑے مقبرے تعمیر کروائے۔ جنہیں احرام (پیرامڈ) کہتے ہیں۔

بادشاہوں/راجاؤں کی وفات کے بعد ان کی لاشوں کو ان احراموں میں دفنا کر محفوظ رکھا جاتا تھا۔ ان لاشوں کو ممی کہا جاتا تھا۔ ان کے ساتھ مختلف قسم کی اور چیزیں بھی دفنائی جاتی تھیں۔ ان میں اشیائے خوردنی، مشروبات، لباس، زیور، برتن، موسیقی کے آلات، ہتھیار اور جانور شامل ہیں۔ کبھی کبھی میت کے ساتھ اس کے خادم اور خادماؤں کو بھی دفنا دیا جاتا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں مرحومین کو دفنانے کی روایات کو مدّنظر رکھتے ہوئے مصر میں سب سے زیادہ شاندار اور مہنگی تدفین کا رواج تھا۔

کیا تم سوچتے ہو کہ بادشاہوں کو مرنے کے بعد ان چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہوگی؟

© NCERT not to be republished

تصور کرو

تم اپنے والدین کے ساتھ 4000 سال قبل لوتھل میں موہن جوداڑو کا سفر کر رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم سفر کیسے کروگے؟ تمہارے والدین سفر کے لیے اپنے ساتھ کیا کیا لے جائیں گے؟ اور موہن جوداڑو میں تم کیا دیکھوگے؟

آؤ یاد کریں

1۔ ماہرین آثار قدیمہ کو کیسے علم ہوا کہ ہڑپا تہذیب کے دوران کپڑے کا استعمال ہوتا تھا۔

2۔ مندرجہ ذیل کا ملان کرو

تانبا	گجرات
سونا	افغانستان
ٹن	راجستھان
بیش قیمت پتھر	کرناٹک

3۔ ہڑپا کے لوگوں کے لیے دھاتیں، تحریر، پہیہ اور ہل کیوں اہم تھے؟

آؤ گفتگو کریں

4۔ اسی باب میں دکھائے گئے پکّی مٹی (Terracotta) سے بنے ہوئے تمام کھلونوں کی فہرست بناؤ۔ ان میں سے کون سے کھلونے بچوں کو زیادہ پسند آتے ہوں گے۔

5۔ ہڑپا کے لوگوں کی غذائی اشیا کی فہرست مرتب کرو۔ ان میں سے آج تم کیا کیا کھاتے ہو؟ اس پر ✓ کا نشان لگا کر بتاؤ۔

6۔ ہڑپا کے کسانوں اور مویشی پالنے والوں کی زندگی کیا ان کسانوں سے مختلف تھی جن کا باب 3 میں تم نے مطالعہ کیا ہے؟ اپنے جواب کی وجہ بیان کرو۔

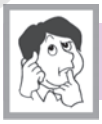

آؤ کر کے دیکھیں

7۔ اپنے شہر یا گاؤں کی تین اہم عمارتوں کا مکمل حال بتاؤ۔ کیا وہ بستی کے اہم علاقوں میں (مثلاً مرکز میں) واقع ہیں؟ ان عمارتوں کا استعمال کس مقصد کے لیے کیا جاتا ہے؟

8۔ تمہارے علاقے میں کیا کوئی پرانی عمارت ہے؟ یہ معلوم کرو کہ وہ کتنی پرانی ہے، ان کی نگہداشت کون کرتا ہے؟

کلیدی الفاظ

شہر
قلعۂ شہر
حکمراں
محرر
مُہر
دست کار
دھات
ماہر فن
خام شے
ہل
آب پاشی

چند اہم تاریخیں

- مہرگڑھ میں کپاس کی کھیتی (تقریباً 7000 سال قبل)
- شہروں کا ارتقا (تقریباً 4700 سال قبل)
- ہڑپّا کے شہروں کے زوال کی ابتدا (تقریباً 3900 سال قبل)
- دیگر شہروں کا ارتقا (تقریباً 2500 سال قبل)

© NCERT not to be republished